

تیسیر القرآن (اردو) ایک ہی جلد میں مکمل کی گئی ہے اور یہ ۲۹۲ صفحات پر مشتمل تفسیری نسخہ ہے۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شخصیت اور حالات زندگی

۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء کو کیلانیوال ضلع گوجرانوالہ میں مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی اور اسی نسبت سے کیلانی کہلائے۔ انکے والد محترم نورالحی ایک تہجد گزار اور متقی عالم باعمل انسان تھے۔ اس دور میں وہ قرآن پاک کے ماہر اور مشہور خطاط ہونے کی شہرت رکھتے تھے۔ اس طرح مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دینی اور دنیاوی تعلیم انتہائی اہتمام کے ساتھ حاصل کی۔ بچپن سے ہی آپ کو قرآن کریم کے مطالب و معنی سے خاصہ لگاؤ تھا۔ اور یہ ذوق عمر کے ہر حصے میں بڑھتا گیا۔ ۱۹۴۳ء میں متحدہ ہندوستان کے اس دور میں آپ نے بی اے کیا جب لوگ میٹرک پاس کو دیکھنے آیا کرتے تھے۔

آپ تصانیف میں بعض ایسی ہیں کہ ماہر تعلیم انکو اپنی انجی ڈی کے مقالے کی تمام شرائط کے مطابق سمجھتے ہیں۔ ذریعہ معاش کے لئے دو سال فوج میں اکاؤنٹ کے عہدے پر کام کیا لیکن اسلام مزاج ہونے کی بنا پر جلد اپنے آبائی پیشہ خطاطی کی طرف متوجہ ہوئے اور خوب نام پیدا کیا۔ پچاس کے قریب قرآن مجید ساتھ سے تحریر کیئے۔ جو کہ تاج کھنی اور فیروز سنز لاہور نے طبع کیئے۔ تیسیر القرآن (اردو) میں بھی عربی خطاطی مولانا مرحوم کی اختیاری گئی ہے۔ آپ کی خطاطی کے کئی نادر نمونے عجائب گھروں اور نمائشوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ آپ کے لگ بھگ ایک سو مقالات دینی رسائل میں شائع ہوئے۔ مقالات کے عنوان ”اصلاح معاشرہ“ اور ”غیر اسلام داعی امن و اخوت“ تھے جو درجہ آپ نے قومی سیرت کانفرنس میں انعام بھی حاصل کیا۔ آپ کے تدریسی اور دینی کاموں میں سرفہرست مدرس القرآن والحدیث للہنات و سن پورہ لاہور کا قیام ہے۔ یہ مدرسہ اپنے اپنی انتہائی دینی ذوق رکھنے والی اہلیہ حمیدہ بیگم کے تعاون سے جاری فرمایا۔ جو خود بھی حافظہ قرآن تھیں۔ خواتین کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے لاہور میں سب سے بڑا اور اہم مدرسہ یہی ہے۔ اس مدرسہ کا انتظام مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر حبیب الرحمن کیلانی نے سنبھال رکھا ہے۔ جبکہ مدرسہ کے اندر کے معاملات مرحوم کی بیٹی خوش اسلوبی سے نبھاتی ہیں۔

اردو ترجمہ و حاشیہ ”تیسیر القرآن“

تحقیق و تبصرہ: لیفٹنٹ کرنل محمد اعظم

تمہید و تعارف

قرآن مجید و فرقان مجید کا ترجمہ اور تفسیر کوئی عام اور معمولی بات نہیں ہے۔ اس پر کوئی انسان قلم تب ہی اٹھا سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق شامل حال ہوتی ہے۔ دنیا میں بہت سے علماء نے ترجمے اور تفاسیر لکھنے کی کوشش کی ہے اور اپنے اپنے لحاظ اور انداز میں اپنی تمام تر قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے قارئین تک بہترین مواد پہنچانے کی کوششیں کی ہیں۔ انہی میں ایک کوشش مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تیسیر القرآن (اردو) کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔

تیسیر القرآن (اردو) کا ترجمہ اور تفسیر جدید انداز میں اس طرح کیا گیا ہے کہ جدید سائنسی فنی، طبی اور تاریخی معلومات کا قرآنی آیات سے تقابل کے ساتھ ساتھ قرآن کے سائنسی معجزات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حاشیہ حافظ عقیق الرحمن کیلانی نے تحریر کیا ہے۔ اس کو شائع کرنے کا شرف اسلامک پریس ”دارالسلام“ و سن پورہ لاہور پاکستان نے حاصل کیا ہے۔ خط عربی مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خود نوشتہ ہے۔ جبکہ اس پراجیکٹ کے انچارج انجینئر حقیق الرحمن عبدالرحمن کیلانی کو حاصل ہے جو انہوں نے بیت الحرام مکہ المکرمہ میں ۲۸ نومبر ۱۹۹۹ء الموافق ۲۸ رجب ۱۴۱۸ھ کو تحریر کیا جس میں اس تفسیر کے مختلف پہلوؤں کو بڑے جامع اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۷۷ سال کی عمر میں اس دار فانی کو خیر باد کہا۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کی رات صلوٰۃ عشاء میں جب سجدے کو گئے تو دوبارہ اٹھ سکے۔

تالیفات

مولانا عبدالرحمن کیلانی مرحوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی (۲۰) میں سے زیادہ تصانیف و تراجم ہیں جس میں اہم درج ذیل ہیں:

تفصیلات	صفحات
۱۔ رسول اکرم ﷺ بحیثیت پہ سالار	۳۳۶
۲۔ عقل پرستی اور انکار معجزات	۳۳۳
۳۔ اسلام میں فاضلہ دولت	۷۲
۴۔ خلافت و جمہوریت	۳۲۰
۵۔ شریعت و طریقت	۵۲۸
۶۔ آئینہ پرویزیت	۱۰۰۸
۷۔ سعودی عرب میں نظام زکوٰۃ (اردو ترجمہ)	
۸۔ عربی کتب کے مجموعے کا اردو ترجمہ	
۹۔ فتاویٰ شیخ ابن باز (اردو ترجمہ)	
۱۰۔ تجارت اور لین دین کے مسائل	۳۷۲
۱۱۔ غلاب قبر اور ساع موتی	۱۵۲
۱۲۔ الشمس والقمر علیہما	۳۲۸
۱۳۔ مترادفات القرآن	۱۰۰۸
۱۴۔ احکام ستر و حجاب	۸۸
۱۵۔ المواقفات (امام شاطبی کی کتاب کا اردو ترجمہ)	
۱۶۔ قرآن ناظمی کے اسباب (اردو پمفلٹ)	
۱۷۔ سرگزشت نورستان (اردو پمفلٹ)	

۱۸۔ تفسیر قرآن کریم فصصل

۱۹۔ مریم اور نعمان (ایک اسلامی ناول)

اہل علم جنہوں نے تفسیر القرآن (اردو) کے مراہض اور پروف ریڈنگ میں مدد اور تعاون کیا۔

- ۱۔ ڈاکٹر صہیب حسن عبدالغفار (دیکس جمعیۃ القرآن۔ لندن)
- ۲۔ قاری محمد صہیب (فاضل کھیت القرآن۔ مدینہ یونیورسٹی)
- ۳۔ حافظ عبدالرحمن نعیم (مدیر دارالاصلاح السلفیہ۔ لاہور)
- ۴۔ عطیہ یامین (سیکرٹری انٹرنیشنل اسلامک فاؤنڈیشن۔ الریاض)
- ۵۔ عطیہ انعام (ایم اے گولڈ میڈلسٹ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور)
- ۶۔ رضیہ مدنی (سیکرٹری اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ۔ لاہور)

اس ترجمہ اور تفسیر کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب کو سامنے رکھا گیا ہے۔

- ۱۔ تفسیر مفعل غیر مطبوعہ۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- ۲۔ تفسیر المکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان۔ العلامة الشیخ عبدالرحمن بن ناصر العری
- ۳۔ تفسیر طبری۔ ابی جعفر محمد بن جریر طبری
- ۴۔ تفسیر جلالین۔ جلال الدین محمد بن احمد اور جلال الدین عبدالرحمن السیوطی
- ۵۔ تفہیم القرآن اور مختصر حواشی۔ مولانا مودودی
- ۶۔ فی ظلال القرآن۔ سید قطب
- ۷۔ احسن البیان۔ حافظ صلاح الدین یوسف
- ۸۔ اشرف الحواشی۔ ترتیب شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح
- ۹۔ خصائص القرآن۔ ڈاکٹر فہد عبدالرحمن سلیمان الروی
- ۱۰۔ احکام القرآن۔ زاہد ملک

تیسرے القرآن کے اہم نکات اور تفصیل

تیسرے القرآن (اردو) بارہ سو پانچ (۱۲۹۲) صفحات پر مشتمل تفسیر ہے جس میں تقریباً (۲۰۰۰) دو ہزار مقامات پر صحیح احادیث یا قرآنی آیات کو ہی بطور تفسیر پیش کیا گیا ہے۔

قرآن کے سائنسی معجزات کی وضاحت کثرت سے کی گئی ہے۔ یعنی قرآن کریم میں ایسے حقائق موجود ہیں جس کے بارے میں نزول قرآن کے وقت کا انسان کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ یعنی اس وقت زمین کو ساکن قرار دیا گیا تھا۔ جبکہ قرآن نے یہ اعلان کیا کہ تمام اجرام فلکی متحرک ہیں اور اس تفسیر میں جا بجا ایسا نقل نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قاری کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور خاص کر آج کا نوجوان جو سائنسی دور کی پیداوار ہے۔ ہر نئی چیز پر بحث کرنے کا عادی ہے۔ ہر چیز کو سائنسی تناظر میں دیکھتا اور پرکھتا ہے۔ یہ تفسیر ان تقاضوں کو پورا کرتی ہے اور یوں ایک مسلمان کے جذبہ ایمان کو بڑھانے کا وسیلہ بنتی ہے۔

حفاظ اکرام کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر صفحہ (۱۵) پندرہ لائنوں پر ترتیب دیا گیا ہے۔ تمام صفحات آیت کے خاتمے پر ختم ہوتے ہیں۔ ہر صفحہ میں ترجمہ اور تفسیر کی ترتیب میں یہ احتیاط ملحوظ رکھی گئی ہے کہ کسی صفحہ کے ترجمے کا کچھ بھی حصہ دوسرے صفحے پر منتقل نہیں ہوا۔ اس طرح ہر صفحہ کا ترجمہ اسی صفحہ پر پورا کیا گیا ہے۔ نوجوان نسل چونکہ اردو ہندسوں سے کم واقف ہیں لہذا انکی سہولت کے پیش نظر حاشیہ میں انگلش ہند سے استعمال کیے گئے ہیں۔

ترجمہ و تفسیر میں زیادہ سے زیادہ عربی مادوں والے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اس لیے عربی نص سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ بہت سارے عربی الفاظ اردو کے طور پر استعمال کیے جانے سے قرآن سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ پھر اس طرح سمجھنے سے حفظ میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اور مفہوم سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ہر صفحے کا حاشیہ اسی صفحہ پر ختم ہوتا ہے۔ جس سے بار بار صفحہ الٹنے کی زحمت اٹھانا نہیں پڑتی اور کسی ایک موضوع کو ایک ہی جگہ پر بہتر طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب "شریعت و طہریقت" آئینہ

12. The Nobel Quran (9 Vol) Dr. Muhammad Muhsin Khan
13. Merit Student Encyclopedia
14. Guinness Encyclopedia. Dr. Robert M. Youngson
15. Complete Home Medical Guide. Columbia University
16. Bible, Quran and Science. Dr. Maurice
17. A Brief Guide of Understand Islam. I. A. Ibrahim
18. Quran for Astronomy and Earth Exploration from space. S. Waqar A. Hussaini

تیسرے القرآن کے ابتدائی صفحات اور آخری صفحات میں قارئین کی رہنمائی کے لیے بہت سے موضوعات کی وضاحت کی گئی ہے۔ جس سے قرآن سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ موضوعات مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ قرآن کیسے حفظ کریں طریقہ اور گائیڈ
- ۲۔ عربی مادوں والے الفاظ اور انکے مترادف کی فہرست
- ۳۔ جدید سائنسی تحقیقات کا تقابل
- ۴۔ لفظی پایا محاورہ ترجمہ میں اعتدال کی راہ
- ۵۔ قرآنی مضامین کے موضوعات کی فہرست اور الف بائی انڈکس

۶۔ رموز و اوقاف قرآن مجید

۷۔ مختصر احکام قرآن مجید

تفسیر المسائل و الاحکام

ڈاکٹر محمد عقیل اوج

نبی کے صاحب کتاب ہونے کی بحث

سوال: کیا ہر نبی اور رسول کا صاحب کتاب ہونا ضروری ہے۔ نیز یہ بھی بتائیے کہ کتاب سے کیا مراد ہے؟

میرے محترم! آپ کا سوال نہ صرف بہت عمدہ ہے بلکہ ہتھکڑی جواب، میرے نزدیک ایک علمی و تحقیقی نوعیت کا حامل بھی ہے۔ آپ کے سوال کے دو جز ہیں۔ پہلے جز کا مختصر ترین جواب تو یہ ہے کہ آپ اپنے سوال سے لفظ ”کیا“ کو حذف کر دیں۔ باقی رہا یہ کہ کتاب سے کیا مراد ہے تو اس میں قدرے تفصیل ہے۔ میں اولاً آپ کے سوال کے دوسرے جز سے جواب شروع کرتا ہوں۔ اور بعد میں اپنے مختصر ترین جواب کی تفصیل پیش کرتا ہوں۔

میرے محترم! المعجم المفہر من لالفاظ القرآن الکریم کے مطابق قرآن مجید، فرقان حید میں لفظ الکتاب ۲۳۰ مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ کتابا ۱۲ مرتبہ اور کتب اور کتبہ تین تین مرتبہ آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ لفظ (یا الفاظ) ہر جگہ ایک ہی معنی میں نہیں آ سکتے۔ اس لیے لفظ کتاب کے اصل اور بنیادی معنی کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔

کتاب، کتب سے بنا ہے جس کے اصل معنی ہیں، دو چیزوں کا آپس میں جوڑنا، یا ملانا۔ منتشر افراد کو جمع کرنا۔ معنی معروف میں، کتاب کو، کتاب اس وجہ سے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں حروف کو لفظوں کی شکل میں جوڑا جاتا ہے اور لفظوں کو جملوں کی صورت میں، پھر جملوں کو پیہر اگرافوں میں۔ اور پیہر اگرافوں کو کسی مضمون کی شکل میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر وہی مضمون ”کتاب“ کی صورت میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ ذلک الکتاب لاریب فیہ (البقرہ ۲) میں لفظ کتاب اسی معنی میں آیا ہے۔ یعنی متفرق آیات کی جمع شدہ حالت، جو بصورت کتاب پیش کی

پر ویزیت اور عقل پرستی اور انکار معجزات وغیرہ میں منکرین حدیث اور عقل پرست باطل فرقوں کے رد میں ایسا اسلوب اختیار کیا جس میں دلائل کی کاشت بھی ہے اور انداز کی نرمی بھی مگر معذرت خواندگی بجائے جارحانہ انداز ہے۔ اور انکی یہ جھلک اس تفسیر میں بھی خوب نظر آتی ہے۔

اس تفسیر میں یہ کوشش بھی نظر آتی ہے کہ یہ کسی مسلک کی ترجمان نہیں بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں وہ راستہ اختیار کیا گیا ہے کہ ہر مسلک کو قابل قبول ہو۔ اور یوں یہ تنقید کا سبب بھی نہیں۔

خلاصہ بحث

قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر لکھنا خالصتاً اللہ کی توفیق سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کوشش آجکل کے قارئین کے لیے ایک نادر نمونہ ہے۔ جس سے ہر کوئی مستفیض ہو سکتا ہے۔ انسان غلطی کرتا ہے اور کئی خامیاں چھوڑ جاتا ہے لیکن اس نسخہ میں ایسی چیزیں نظر نہیں آتی ہیں۔ ہاں اگر یہ نسخہ مولیٰ الفاظ کے ساتھ بڑے صفحات پر بھی شائع ہو جائے تو وہ قارئین جو کم نظر رکھتے ہیں یا بڑھاپے کی وجہ سے نظر کمزور ہو گئی ہے بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

کیا تو نے صحرا نشینوں کو سنا
خبر میں، نظر میں، اذان سحر میں!
طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو
وہ سوز اس نے پایا انہیں کے جگر میں!
دل مرد مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لاتذر، میں
عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہ مسلمان کو تلواریں کر دے

جاری ہے۔

آئیے اب میں آپ کو قرآن کے بعض مقامات دکھاتا ہوں کہ وہاں کتاب کس معنی میں آیا ہے۔ امید ہے کہ آپ یہ مقامات بہت دلچسپی اور پوری توجہ سے دیکھیں گے۔

۱۔ کتاب کے ایک معنی کسی لازمی حکم کے آتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس معنی کی متعدد آیات دیکھی جاسکتی ہیں۔ مثلاً کتب علیکم القصاص (البقرہ ۱۷۸) تم پر بدلہ کو فرض کیا گیا ہے۔ کتب علیکم الصیام (البقرہ ۱۸۳) تم پر روزوں کو فرض کیا گیا ہے۔ کتب علیکم القتال (البقرہ ۲۱۶) تم پر قتال کو فرض کیا گیا ہے۔

۲۔ کتاب کے معنی کسی معاہدہ کے بھی آتے ہیں۔ مثلاً والذین یبتغون الكتاب (النور ۳۳) جو لوگ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔

۳۔ کسی مدت کی آخری حد کو بھی کتاب کہا گیا ہے۔ مثلاً حتی یبلغ الكتاب اجله (البقرہ ۲۳۵) یہاں تک کہ مدت مقررہ اپنے اختتام کو پہنچ جائے۔

۴۔ کتاب کے معنی کسی خط یا پیغام کے بھی آتے ہیں۔ مثلاً اذهب بکتابی (النمل ۲۸) میرا یہ خط لے جاؤ۔ انسی القی الی کتاب الکریم (النمل ۲۹) میرے پاس ایک معزز پیغام آیا ہے۔

۵۔ کتاب کا لفظ قانون کے معنی میں بھی آیا ہے۔ قرآن مجید نے محرمات نکاح کے بیان کے بعد فرمایا۔ کتب اللہ علیکم (النساء ۲۳) یہ اللہ کا قانون ہے، جو تم پر (فرض کیا گیا) ہے۔

۶۔ کتاب بمعنی نوشتہ (تقدیر) بھی آیا ہے۔ مثلاً لولا کتب من اللہ۔۔ الخ (الانفال ۶۸) اگر اللہ کے نوشتہ میں پہلے سے مقرر نہ ہوتا۔

۷۔ کتاب بمعنی لوح محفوظ کے آیا ہے۔ مثلاً وعندنا کتاب حفیظ (ق ۴) اور ہمارے پاس وہ لوح میں محفوظ ہے۔

۸۔ البتہ کتاب بمعنی احکام (قوانین) سب سے زیادہ آیا ہے مثلاً ویعلمهم الكتاب (جمہ ۲) اور وہ (نبی محترم) انہیں احکام سکھاتے ہیں۔ والذین یمسکون بالكتاب (الاعراف ۱۷۰) اور جو قوانین الہی کے پابند ہیں۔ اسی لیے یہ لفظ قرآن مجید فرقانِ عید پر خصوصیت کے ساتھ بولا

گیا ہے۔

۹۔ پھر جس طرح یہ لفظ پوری کتاب پر بولا گیا ہے۔ اسی طرح ایک سورہ یا حصہ کتاب پر بھی بولا گیا ہے۔

۱۰۔ نیز یہ لفظ کچھ نئی شریعتوں پر بھی بولا گیا ہے۔

۱۱۔ ہر ایک نبی کی وحی پر بھی اسکا اطلاق ہوا ہے۔

۱۲۔ اور جملہ انبیاء کرام اور رسل عظام کی وحیوں پر بھی بحیثیت مجموعی اسکا اطلاق ہوا ہے۔ (البقرہ ۲۱۳) (تفصیل ذرا آگے بھی آتی ہے)

میرے محترم آپ نے کتاب کے متعدد معنی قرآن مجید کے متعدد مقامات سے ملاحظہ کئے۔ اب گئے ہاتھوں میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہود، انبیاء علیہم السلام کے صحیفوں میں سے ہر صحیفہ کو سطر کہتے تھے۔ جسکے معنی کتاب کے ہیں۔ اور عیسائیوں نے انہی صحیفوں کو بائبل (Bible) کا نام دیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بائبل اصل یونانی لفظ ہے۔ اور اس کے معنی بھی کتاب کے ہیں۔ اس طرح ان صحیفوں کے لئے Scripture کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ جسکے معنی لاطینی زبان میں کتاب کے ہیں۔ دراصل ان صحیفوں کو کتاب کہنے کی وجہ تسمیہ یہی ہے کہ یہ احکام و قوانین کا وہ مجموعہ ہے۔ جسے یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میرے بھائی! جب ہم تمام انبیاء و رسل کو صاحب کتاب کہتے ہیں تو اس کا مطلب ان کا صاحب حکم یا احکام ہونا ہوتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ احکام زبانی ہوں یا تحریری۔ اور امام راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ) کے بقول اللہ کا کلام، کتاب کہلاتا ہے خواہ وہ مکتوب ہو یا غیر مکتوب۔

اتنی وضاحتوں کے بعد آپ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے کہ انبیاء کے صاحب کتاب ہونے کے معنی کیا ہیں۔ واضح رہے کہ اسی معنی میں نبی و رسول کے صاحب کتاب ہونے کے دلائل قرآن میں متعدد مقامات پر موجود ہیں۔ جنہیں ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جواب کی طوالت بجائے بارخاطر بننے کے آپ کو دلچسپی سکون اور قلبی اطمینان مہیا کرنے کا سبب بنے گی۔

اس سلسلے کی پہلی آیت ملاحظہ ہو۔ فبعث اللہ النبیین و مبشرین و منذرین و انزل معهم الكتاب بالحق لیحكم بین الناس فیما اختلفوا فیہ۔ الخ (البقرہ ۲۱۳)

اللہ نے تمام انبیاء کو بشر و منذر کی حیثیت سے بھیجا اور ان سب کے ساتھ کتاب بھی اتاری۔ جو سراسر حق تھی۔ تاکہ وہ لوگوں کے درمیان اس کتاب سے فیصلے کریں ان کے ہر اس معاملہ میں جس میں وہ باہم اختلاف رکھتے تھے۔

میرے محترم! اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ انبیائے کرام، جس طرح بشر و منذر ہوتے ہیں اس طرح صاحب کتاب بھی ہوتے ہیں جیسا کہ انزل معہم الکتاب میں بیان ہوا۔ پس بغیر کتاب کے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ گویا کتاب اور نبوت لازم و ملزوم ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کے مابین اس کتاب سے فیصلے کیے جاتے تھے۔ کیا سمجھے آپ؟ یہ تھا انبیائے کرام کا مقصد بحث کہ وہ اپنے ساتھ اتاری گئی ”کتاب“ کو اسکے مقصد تنزیل سے ہم آہنگ کریں۔ خیر چھوڑیے۔ یہ تو تھا جملہ محضرہ۔

اب دوسری آیت کو دیکھئے۔ واذا خذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرون۔۔۔ الی آلا یہ (آل عمران ۸۱) اور یاد کرو، جب اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے عہد لیا کہ جب میں تم سب کو کتاب و حکمت دے دوں۔ پھر تمہارے پاس رسول مصدق (یعنی پیغمبر آخر) آجائے (یعنی جو تمہاری کتابوں کے بالکل مطابق و مصداق ہو) تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اسکی مدد کرنا۔ اس آیت سے جو حقیقت ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہر نبی سے اللہ تعالیٰ نے کتاب و حکمت دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور اسے ”رسول آخر“ پر ایمان لانے اور نصرت کرنے کا پابند کیا تھا۔ کیا اتنی واضح حقیقت کے بعد بھی کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ نبی کے لئے صاحب کتاب و حکمت ہونا ضروری نہیں؟ امید ہے آپ میرا مدعا سمجھ گئے ہوں گے۔

اس آیت میں موجود النبیین کے لفظ پر الف لام تعریفی (ال) جو آیا ہے وہ اشتقاق کا ہے۔ جس کا آسان سا مطلب یہ ہے کہ اس تعریف کی رو سے ”النبیین“ کے لفظ سے کُل انبیاء علیہم السلام مراد ہیں۔ یعنی اس وصف کا حامل کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں کہ جسے اس لفظ سے خارج سمجھا جائے۔ اور جب یہ امر متحقق ہو گیا کہ اللہ نے تمام ہی نبیوں سے کتاب و حکمت کے دیئے جانے کا وعدہ فرمایا ہے تو بھلا اس حقیقت کا انکار کیسے کیا جاسکتا ہے؟

مگر میرے بھائی! کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ہمارے ہاں یہ بات مشہور کی گئی ہے کہ کتابیں نبیوں کو نہیں ملتی، بلکہ رسولوں کو ملتی ہیں۔ مگر آپ نے اس آیت میں خود دیکھ لیا کہ اللہ نے کتاب و حکمت کی نسبت نبیوں کی طرف ہی کی ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کتابیں، نبوت کا لازمہ ہوتی ہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ اللہ نے کتاب کی نسبت رسولوں کی طرف کیوں نہیں کی تو اس کا جواب ذرا آگے آتا ہے۔

سروست آپ اتنا جان لیجئے کہ نبوت و رسالت ایک ہی ہستی کے دو رخ ہیں۔ یعنی ہر نبی لازمہ رسول بھی ہوتا ہے۔ وہ جب متوجہ الی اللہ ہوتا ہے تو نبی ہوتا ہے اور جب متوجہ الی الخلق ہوتا ہے تو رسول ہوتا ہے۔ اور وہ ہمہ وقت ان دونوں کیفیات کا حامل و جامع رہتا ہے۔

اب اسی سلسلہ بیان کی تیسری آیت ملاحظہ کیجئے۔

قل امننا باللہ وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب و الاسباط ط وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ و النبیون من ربہم۔۔۔ الی (آل عمران ۸۵) آپ فرمائیے، ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا، اور اس پر جو ابراہیم، اور اسمعیل، اور اسحق، اور یعقوب اور (انگی) اولاد پر (جو نبی ہوئی) اتارا گیا۔ اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور (دیگر) نبیوں کو ان کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا۔

میرے محترم! آپ اس آیت کو ایک بار پھر پڑھیے اور بتائیے کہ یہاں ”ما انزل علینا“ سے مراد کتاب مبین ہے یا نہیں، جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ کا جواب یہی ہو گا کہ اس آیت میں یقینی طور پر ”ما انزل علینا“ سے مراد آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب ہی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ہمارے نبی کے تعلق سے جو مفہوم ”ما انزل“ کا ہے۔ وہی مفہوم دیگر نبیوں کے تعلق سے ان کے ”ما انزل“ کا ہوگا۔ پس انکے ”ما انزل“ سے مراد، انکی کتابیں ہوں گی۔

چنانچہ آپ نے دیکھا کہ اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جملہ انبیاء و رسل صاحب کتاب تھے، ان میں سے کوئی بھی کتاب سے مستثنیٰ نہ تھا۔ نہ ابراہیم، نہ اسمعیل، نہ اسحق، نہ یعقوب اور نہ ہی اسباط یعقوب یعنی یعقوب کی وہ اولاد جو نبی ہوئی۔ اسباط جمع کا صیغہ ہے۔ اس لفظ نے

یہ لقب کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام نبیوں کو جمع کر لیا ہے۔ اس طرح نہ مویٰ مستحق تھے اور نہ عیسیٰ۔ اور نام عیسیٰ کے فوراً بعد ”والنہیج ن“ کے لفظ نے بھی جملہ انبیاء کو اپنے دامن میں جمع کر لیا ہے۔

ہاں جناب اتویہ تھی تفصیل ”ما انزل“ کی، جس پر ہمارے پیغمبر اکرم ﷺ کو ایمان لانے کا کہا گیا تھا۔ مگر اس ایمان سے پہلے ہمارے نبی ﷺ ”ما انزل علینا“ کے مومن تھے۔ یہاں ”ما انزل“ کے لفظی اشتراک سے آپ نے جنوی اندازہ کر لیا ہوگا کہ ہمارے نبی ﷺ اور دیگر جملہ انبیاء کے مابین صاحب کتاب ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

آپ کو یاد ہوگا، اوپر کہا گیا تھا کہ اللہ نے کتاب کی نسبت رسولوں کی طرف کیوں نہیں کی؟ ہمارے سلسلہ بیان کی چوتھی آیت میں اس سوال کا جواب بھی آ گیا ہے۔ جو آپ کی توجہ کا متقاضی ہے۔

فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلك جاوا بالبینت والزبرو الکتاب

النمیر۔۔ الی الایہ (آل عمران ۱۸۳)

پس اگر یہ آپ کو جھٹلائیں (تو پرواہ نہ کیجئے) کیونکہ آپ سے پہلے جو رسول آئے، وہ بھی جھٹلائے گئے تھے۔ دراصل حالانکہ وہ واضح حقائق، صحیفوں اور کتاب نمیر کے ساتھ آئے تھے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسولوں کی بعثت کو تین چیزوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ بیانات ۲۔ ڈنڈ ۳۔ اور الکتاب النمیر

بیانات سے مراد حقائق یا دلائل نبوت ہیں۔ ڈنڈ، زبور کی جمع ہے اور زبور کے معنی ہیں لکھی ہوئی کتاب۔ کیونکہ ڈنڈ کے معنی ہیں کتب یعنی لکھا۔ اور اس کا دوسرا معنی پتھر میں نقش کرنا بھی بیان ہوا ہے۔ ڈنڈ سے مراد یہاں صحیفے ہی ہیں، کیونکہ قرآن کریم میں صحف انبیاء پر یہ لفظ بولا گیا ہے۔ جیسے، انه لفی زبور الاولین (اشعر ۱۶۶) ام لکم براءۃ فی الزبور۔ (القر ۴۳) ان دونوں آیتوں سے واضح ہوتا ہے کہ ڈنڈ سے مراد انبیاء کے صحیفے ہیں۔

بیانات پر ڈنڈ کا عطف ہونے سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ دلائل نبوت الگ چیز ہیں، اور ڈنڈ۔۔ اور کتاب نمیر الگ۔ مگر جب یہ معلوم ہو چکا کہ ڈنڈ سے مراد صحیفے ہی ہیں تو پھر دیکھنا یہ

ہے کہ ڈنڈ کے بعد کتاب نمیر کے لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس سلسلہ میں مختلف اقوال پیش کئے گئے ہیں۔ بعض نے کہا کہ ڈنڈ سے مراد چھوٹے صحیفے ہیں اور کتاب نمیر سے مراد بڑے صحیفے۔ اور بعض نے کہا کہ الکتاب النمیر سے مراد ڈنڈ ہی ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی ایک ہی شے کو دوسرے پہلو سے ذکر کر کے اسے دوبارہ لایا جاتا ہے۔

میرے محترم! یہاں ایک سوال آپ کے ذہن میں پیدا ہو سکتا ہے کہ یہاں بیانات اور ڈنڈ جمع کے صحیفے ہیں، جبکہ کتاب النمیر واحد کا صیغہ ہے۔ ایسا کیوں ہے میرے بھائی! انہیں پریشانی کی کوئی بات ہے۔ کتاب النمیر کو واحد اسلئے لایا گیا ہے کہ جملہ کتب مادی اپنی اصل کے اعتبار سے ایک ہی دین پر مشتمل ہیں یوں ڈنڈ اور الکتاب النمیر ایک دوسرے کا بدل ہیں۔ دوسرے یہ کہ لفظ کتاب بعض اوقات خود جمع کے مفہوم میں آجاتا ہے مثلاً سورۃ النساء میں یا ایہا الذین امنوا، امنوا باللہ و رسولہ و الکتاب الذی نزل علی رسولہ الذی انزل من قبل (آیت ۱۳۶) اے ایمان والو! تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جسے خدا نے اپنے رسول پر نازل کیا اور ان کتابوں پر جنہیں اس نے اسے سے پہلے نازل کیا۔ اس آیت میں لفظ کتاب دو مرتبہ آیا ہے، پہلی مرتبہ واحد کے مفہوم میں اور دوسری مرتبہ جمع کے مفہوم میں۔

زیر تذکرہ آیت میں ہمارے پیغمبر کو کفار کی طرف سے جھٹلائے جانے پر رب تعالیٰ کی طرف سے تسلی کا مضمون وارد ہوا ہے گویا تکذیب رسالت پر آپ ﷺ کو کہا گیا ہے کہ اس پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ سے پیشتر تمام ہی ”صاحب بیانات و زبور کتاب نمیر“ رسولوں کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے۔

میرے محترم! بات ذرا لمبی ہو گئی ہے مگر فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ اس لیے امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی توجہ اور دلچسپی برقرار رکھیں گے۔ بات چلی تھی رسولوں کے تعلق سے ان کے صاحب کتاب ہونے کی۔ آپ نے دیکھ لیا کہ صاحب کتاب ہونے میں نبی و رسول میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

مندانہ عرض کرتا ہوں کہ عام خیال یہ ہے کہ زبور، حضرت داؤد کی کتاب کا نام ہے۔